Majallah-yi Talim o Tahqiq
Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مجلہ تعلیم و تحقیق
مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 2, Vol 6 ,April-June,2024
شمارہ ۲، جلد ۶، اپریل—جون، ۲۰۲۴

احتکار کی معاصر صورتیں: ایک شرعی جائزہ

Hoarding and Monopolistic Practices: Perspectives from Sharia Law

سعد احمد[1]

Keywords:
Hoarding,
Monopolistic,
Sharia Law

Abstract:

Islam is a comprehensive code that governs all aspects of life, including the economy. Hoarding is one of the economic evils that Islam forbids in order to maintain social equilibrium. However, new kinds of hoarding are emerging in various sectors, such as the sugar, flour, and petrol mafia in Pakistan as well as new forms of monopoly are increasing in the real estate industry. It is vital to investigate these cases according to Shariah.

The primary objective of this article is to find out Shariah Ruling about prevailing forms of hoarding and monopoly in the several markets in the light of Quran, Sunnah and Islamic Jurisprudence. By analyzing contemporary scholarly interpretations and law of land in Pakistan.

[1] ۔ فاضل: رابطۃ المدارس پاکستان

موضوع کا تعارف(Introduction)

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے ، اسلام جہاں زندگی کی مختلف شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے وہاں معاشی نظام میں بھی رہنمائی کرتاہے۔اسلام ہر ایسی برائی سے منع کرتا ہے جس سے عام فرد کا نقصان ہو رہا ہو اور مخصوص طبقہ اس سے ناجائز فائدہ حاصل کر رہا ہو۔ان معاشی برائیوں میں ایک ذخیرہ اندوزی بھی ہے،ذخیرہ اندوزی کے بارے میں اسلام نے بھی مکمل احکام بیان کیے ہیں،اور ذخیرہ اندوزی سے منع کیا ہے تاکہ معاشرے میں توازن کا فضاء قائم رہ سکے۔

آج کل معاشرے میں ذخیرہ اندوزی کی مختلف شکلیں رائج ہیں،ہر طبقہ اور ہر شعبہ میں ذخیرہ اندوزی کی نئی نئی شکلوں میں آئے روز اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً پاکستان میں قریب کے عرصے میں چینی،آٹا اور پیٹرول مافیا نے جس طرح ذخیرہ اندوزی کے ذریعے عوام کو لوٹا اس کی مثال نہیں ملتی اسی طرح پراپرٹی کے شعبے میں بھی احتکار کی نئی نئی شکلیں پیدا ہو رہی ہیں مثلاً: لوگ فائلوں کو خرید کر مارکیٹ میں مہنگے داموں فروخت کے لیے مختلف ہتکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان تمام صورتوں کا شرعی جائزہ لیا جائے۔زیر نظر تحقیق بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

احتکار کا لغوی معنی:

احتکار مصدر ہے اس کا مادہ (ح،ک،ر) ہے۔لغوی طور پر اس اس کے کئی معانی آتے ہیں۔اگر باب ضرب سے ہو تو اس کا معنی گھٹانا، بری معیشت اختیار کرنا،اور زندگی بسر کرنے میں مشقت ڈالنا کے معنی میں ہیں۔

جیسے کہا جاتا ہے(فلان يحتكر فلان اذا دخل عليه مشقته ومضرته فى معايشه ومعاشرته)فلان فلان کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔

اس طرح احتکار کا معنی حبس یعنی روکنے کے بھی آتا ہے۔جیسا کہ کہا جاتا ہے احتكار الطّعام: جمعه وحبسه[2] احتکار الطعام کا معنی اس کو جمع کرنا اور روکنا ہے۔

اس لغوی معانی سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کو اس کی بڑھوتری تک روکے رکھنا اور محبوس کرنے کو احتکار کہتے ہیں۔

احتکار کی اصطلاحی تعریفات:

فقہاء اربعہ کے نزدیک احتکار کی مختلف تعریفات کی گئیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

احناف کا مؤقف:

احتکار کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ کھانے کی چیزیں اور اس جیسی دوسری چیزوں کو چالیس دن تک ان کے دام مہنگا ہونے تک خرید کر روکے رکھنے کو احتکار کہتے ہیں۔

---

[2] - احمد ابن فارس بن زكريا ابو الحسين،معجم مقاييس اللغة،(بيروت، مكتبه دارالفكر ،1399 – 1979)،ج2،ص92

ابن عابدین نے در مختار میں اس کی وضاحت یوں کی ہے۔ اشتراء الطعام ۔ونحوه وحبسه الی الغلاء اربعین یوما [3]اس موقف کی وضاحت رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ:

مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ» وَفِي رِوَايَةٍ «فَقَدْ بَرِئَ مِنْ اللَّهِ وَبَرِئَ اللَّهُ مِنْهُ» [4]

جس نے چالیس دن تک مسلمانوں پر ذخیرہ اندوزی قائم کی۔ اللہ اسے جذام اور دیوالیہ پن میں مبتلاء کریگا اور ایک اور روایت میں ہے۔ وہ خدا سے بری ہو گیا، اور خدا اس سے بری ہو گیا۔

(2) تعریف: احْتِكَارُ قُوتِ الْآدَمِيِّينَ وَالْبَهَائِمِ فِي بَلَدٍ[5]۔ انسانوں اور جانوروں کے کھانے کی اشیاء کی شہر میں احتکار کرنا۔

ان دونوں تعریفات سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ "احتکار" سے مراد کھانے پینے والی چیز کو اس کی ضرورت سے زیادہ مقدار میں خرید کر مارکیٹ سے ہٹا دینا اور اس کی قیمت بڑھانے کی نیت سے سٹاک کرنا احتکار (ذخیرہ اندوزی) ہے۔ اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی ملک میں لوگوں کو کھانے کی اشیاء کی ضرورت نہ ہو تو بھی ان کی احتکار کرنا مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مارکیٹ میں ان کی کمی ہو جاتی ہے اور ان کی قیمت بڑھ جاتی ہے، جس سے لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

3. تعریف: وقال أبو يُوسُفَ كُلُّ ما يَضُرُّ الْعَامَّةَ فَهُوَ احْتِكَارٌ بِالْأَقْوَاتِ كان أو ثِيَابًا أو دَرَاهِمَ أو دَنَانِيرَ [6] ۔امام ابو یوسفؒ نے کہا کہ ہر وہ چیز جس کو جمع کرنے سے عام لوگوں کو نقصان پہنچے، اس کو احتکار کہتے ہیں، چاہے وہ کپڑے ہوں یا دراہم دنانیر، پیسے ہوں، یا اس طرح کی کوئی اور چیز۔

امام یوسف کی اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ احتکار ہر اس چیز میں ہوتا ہے جس سے لوگوں کو مشکلات اور ضرر پہنچتا ہو، اس میں کھانے پینے کی اشیاء، کپڑے اور دراہم و دنانیر یعنی ڈالر پیسے سب داخل ہیں۔

مالکیہ کا موقف :

مالکیہ کا موقف ہے کہ احتکار کا مطلب ہے کہ مارکیٹ کی چیزوں کو اس نیت سے روک لینا کہ ان کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے۔ احمد الصاوی نے کتاب حاشیہ الصاوی علی شرح الصغیر میں لکھا ہے کہ:

انه رصد الاسواق انتظارً لارتفاع الاثمان [7]۔ چیزوں کو روک لینا اور قیمتوں میں اضافے کا انتظار کرنا۔

---

[3] ابن عابدين محمد علاء الدين، رد المحتار على الدر المختار، (بيروت، مكتبه دار الفكر للطباعة والنشر، 1421-2000م)، ج6، ص398

[4] ابن عابدين، رد المحتار على الدر المختار، فصل فى البيع، ج6، ص398

[5] زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ،باب، احتكار قوت الآدميين والبهايم فى بلد لم يضر، (بيروت، المكتبه دار الكتاب الإسلامي ،ج1، ص229

[6] ابن نجيم المصري، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج8، ص229

[7] احمد الصاوى، بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير (الشرح الصغير هو شرح الشيخ الدردير لكتابه المسمى أقرب المسالك لِمَذْهَبِ الْإِمَامِ مَالِكٍ، (بيروت، دارالمعارف،) ج1، ص639

دوسری تعریف: ما يضر بالمسلمين في أسواقهم من الطعام وغيره.[8]۔مسلمانوں کے بازاروں میں کھانے اور دیگر ضروریات کی چیزوں کی قلت پیدا کرکے ان کو ضرر پہنچانا احتکار ہے۔

اس تعریف سے عموم واضح ہوتا ہے کہ جو بھی چیز مسلمانوں کے بازاروں ہوتے ہیں اس میں قلت پیدا کرکے اور ان کے قیمت بڑھا کر پھر فروخت کرنا احتکار کہلاتا ہے۔

شوافع کا موقف:

امام شیرازیؒ نے احتکار کی تعریف یوں کی ہے أن يبتاع في وقت الغلاء، ويمسكه ليزداد في ثمنه[9] کہ اپنے مال کو مہنگائی کے وقت خریدنا اور اس کو روکے رکھنا قیمت میں اضافہ ہونے تک۔

اسی طرح کی تعریف امام رملی شافعی نے بھی کی ہے کہ:

أنه اشتراء القوت وقت الغلاء ليمسكه ويبيعه بعد ذلك بأكثر من ثمنه للتضييق [10] کہ کھانے کی چیزوں کو قیمت کے بڑھنے کے وقت خریدنا اور اس کو روکے رکھنا اور بعد میں اس کو زیادہ قیمت پر فروخت کرنا لوگوں کو تنگی کے لیے۔

حنابلہ کا موقف

منصور بن یونس بن ادریس حنبلیؒ نے کتاب کشاف قناع میں احتکار کی تعریف یہ کی ہے کہ الِاحْتِكَارُ فِي الْقُوتِ أَنْ يَشْتَرِيَهُ لِلتِّجَارَةِ وَيَحْبِسَهُ لِيَقِلَّ فَيَغْلُوَ[11] یعنی احتکار کھانے پینے کی چیزوں میں ہوتا ہے کہ آدمی اس کو تجارت کے لیے خریدے اور اس کو روکے رکھے تاکہ مارکیٹ میں اس کی قلت پیدا ہو جائے پھر اس کے دام بڑھنے کی صورت میں اسے فروخت کرے۔

اسی طرح کی دوسری تعریف امام بہوتی نے کتاب شرح فی منتھی الارادات میں کی ہے جو کہ یہ ہے الشراء للتجارة وحبسه، مع حاجة الناس إليه في قوت آدمي [12]یعنی تجارت کی غرض سے کھانے کی چیزیں خریدنا اور اس کو روکے رکھنا تاکہ لوگوں کو اس کی ضرورت پڑنے پر بیچنا۔

خلاصہ:

احناف نے یہ تعریف کی ہے کہ کھانے کی چیزوں کو خریدنا اور اس جیسی دوسری چیزوں کو اور دام مہنگے ہونے تک ان کو روکے رکھنا، مالکیہ نے یہ تعریف کی ہے چیزوں کو دام بڑھنے تک روک لینا، شافعیہ نے یہ تعریف کی ہے کہ کھانے کی چیزوں کو دام بڑھنے کے وقت خریدنا اور اس کو

---

[8] عبيد الله بن الحسين بن الحسن أبو القاسم ابن الجَلّاب المالكي, التفريع في فقه الإمام مالك بن أنس، كتاب البيوع ، مكتبه،(بيروت، دار الكتب العلمية)،ج2،ص11.

[9] ابو اسحاق الشيرازى،كتاب المهذب في فقه الإمام الشافعي،(بيروت،دارالكتب العلميه ،:1412–1992)،ج2،ص64

[10] شمس الدين محمد بن أحمد الرملي نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج ،(قاہرہ،طبعة مصطفى الحلبى سنة 1357 ھ) ،ج3،ص456

[11] منصور بن يونس ، كشاف القناع عن متن الإقناع ،(بيروت،دارالفكر)،ج3،167

[12] محمد بن أحمد بن عبد العزيز الفتوحى الحنبلى ، كتاب شرح منتهى الإرادات ،المكتبه الاسدى ،المكه المكرمه،ج2،ص26

روکنا اور اس کو زیادہ قیمت پر بیچنا تنگی پیدا ہونے کے وقت، اور حنابلہ نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ کھانے کی چیزوں کو خریدنا اور روکے رکھنا مہنگے داموں میں بیچنے کا انتظار کرتے ہوئے۔

ان تمام تعریفات سے معلوم ہوا کہ احتکار تب ممنوع ہے جب ایک چیز کی لوگوں کو ضرورت ہو اور اس کو کوئی شخص روکے رکھے تاکہ اس کی قیمت زیادہ ہونے پر اچھے داموں فروخت کر سکے۔

کن کن اشیاء میں ذخیرہ اندوزی ہوتی ہے:

اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ذخیرہ اندوزی کن کن اشیاء میں ہوتی ہے اس میں فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔

احناف کے نزدیک احتکار جن چیزوں میں ہوتا ہے ان میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے ان کے نزدیک جن چیزوں میں احتکار ہوتا ہے ان کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک: احتکار کا تعلق کھانے پینے والے اشیاء سے ہے۔ انسانوں اور جانوروں کی کھانے پینے کی اشیاء میں ہی ذخیرہ اندوزی ہوتی ہے۔ اس کا علاوہ چیزوں میں ذخیرہ اندوزی نہیں ہوتی۔ وعن محمد - رَحِمَهُ اللَّهُ - أنه قال: لا احتكار في الثياب،[13] امام محمدؒ کے نزدیک کپڑوں وغیرہ میں احتکار نہیں ہوتا البتہ باقی ہر ایسی چیز جس کی ضرورت انسانوں اور جانوروں کو ہوتی ہے اس میں احتکار ہوتا ہے جس کو روک لیا جائے مہنگے داموں میں بیچنے کے لیے۔

جو چیزیں انسان اور جانوروں کی قوت اور خوراک ہوا کرتی ہیں تو ان میں ذخیرہ اندوزی کرنا ناجائز ہے۔ احتکار قوت البشر والبهائم في بلد يضر باهله التخصيص بالقوت قول ابى حنيفه[14] امام ابو حنیفہ کا مؤقف یہ ہے کہ احتکار صرف کھانے اور خوراک کی چیزوں میں ہوتی ہے جس کی لوگوں اور جانوروں کو ضرورت ہو۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کی لوگوں کو ضرورت ہو چاہے وہ کھانے کی چیزیں ہوں اور یا پیسے ہوں کپڑے ہوں سب چیزوں میں احتکار ہو سکتا ہے۔

اگرچہ احناف کی رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن راجح رائے امام یوسف کی معلوم ہوتی ہے کہ ہر وہ چیز جس کی ضرورت انسان اور جانوروں کو ان کو روک لینا ہی احتکار ہے جو کہ ممنوع اور حرام ہے۔ اسی طرح شافعی فقیہ علامہ رملیؒ حاشیہ اسنی المطالب میں لکھتے ہیں کہ:

تَحْرِيمُ الِاحْتِكَارِ)بِالْأَقْوَاتِ وَمِنْهَا التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ (وَالذُّرَةُ وَالْأُرْزُ فَلَا يَعُمُّ جَمِيعَ الْأَطْعِمَةِ [15]

---

[13] البناية شرح الهداية ،محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن الحسين المعروف ببدر الدين العينى الحنفى ،فصل فى البيع ، باب تلقى الركبان،(بیروت،دار الکتب العلمیة،ج12،ص213

[14] عُبيد الله بن مسعود المحبوبي الحنفي،شرح الوقاية ، فصل فى البيع ،(الأردن،المكتبه دار الوراق عمان)،ج5،ص106

[15] زكريا بن محمد بن زكريا الأنصاري، كتاب أسنى المطالب في شرح روض الطالب،(بیروت،دار الكتاب الإسلامي، ج2،ص38

احتکار غذائی اشیاء میں ہوتا ہے جن میں سے کھجور، کشمش، مکئی اور چاول شامل ہیں اور اس طرح کی دوسری غذائی چیزیں جن کو روک کر دام بڑھائے جائیں لیکن غذائی چیزوں میں یہ کھانے کی تمام چیزوں کو شامل نہیں ہے۔

امام مالک کے نزدیک اور فقہ مالکی کے مطابق ہر وہ چیز جو انسانی ضرورت کو پورا کرتی ہے ان کو اس غرض سے روک لینا تاکہ ان کے دام بڑھ جائیں اور لوگوں کو اس ضرورت پیش آنے لگے جیسا کہ اس تعریف سے واضح ہوتا ہے انه رصد الاسواق انتظارً لارتفاع الاثمان کہ چیزوں کو بازار میں بیچنے سے روک لینا اور دام اور قیمتیں بڑھنے کا انتظار کرنا اس تعریف میں انسانی ضرورت کی ہر چیز شامل ہے مطلب صرف کھانے کی چیزیں شامل نہیں ہیں اس میں۔

حنابلہ کے نزدیک بھی صرف احتکار کھانے کی چیزوں میں ہوتا ہے کہ ان کو تجارت کی غرض سے خرید کر ان کو روک لینا دام مہنگے ہونے تک جیسا کہ اس تعریف سے واضح ہے الِاحْتِكَارُ فِي الْقُوتِ أَنْ يَشْتَرِيَهُ لِلتِّجَارَةِ وَيَحْبِسَهُ لِيَقِلَّ فَيَغْلُوَ [16] یعنی احتکار کھانے پینے کی چیزوں میں ہوتا ہے کہ آدمی اس کو تجارت کے لیے خریدے اور اس کو روکے رکھے تاکہ مارکیٹ میں اس کی قلت پیدا ہو جائے پھر اس کے دام بڑھنے کی صورت میں اسے فروخت کرے۔

خلاصہ:

امام یوسف اور امام مالک کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ احتکار عام ہے انسانی ضرورت کی تمام اشیاء کو اس نیت سے روکنا کہ قیمت بڑھنے پر اسے فروخت کیا جائے گا یہ احتکار ہے اگرچہ امام صاحب، شوافع، اور حنابلہؒ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانوں اور جانوروں کی خوراک کی چیزوں میں احتکار ہوتا ہے۔ لیکن بہتر رائے موجودہ دور میں امام یوسف اور مالکیہ کی لگتی ہے۔ کیونکہ اس وقت جدید دور ہے اور اس میں لوگوں کی ضروریات بڑھ گئی ہیں، آج انسان کو پیٹرول سے لیکر گیس تک، دوائیوں سے لیکر روزمرہ کی ہر چیز کی ضرورت ہے۔ اور مختلف لوگ وقتاً فوقتاً مارکیٹ سے مختلف چیزوں کو اٹھا کر شارٹیج پیدا کرتے ہیں اور پھر اس کی قیمت ڈیمانڈ کے مطابق مہنگی کر کے فروخت کرتے ہیں۔ جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا تعلق اگرچہ کھانے کی چیزوں کے ساتھ نہیں ہے لیکن ان کی وجہ سے روزمرہ کی تمام چیزوں کی قیمتوں میں فرق آتا ہے۔ ان کی قیمت بڑھنے سے ہر چیز مہنگی ہوتی ہے مثلاً پیٹرول اور ڈیزل اور بجلی کی قیمت بڑھنے سے تمام چیزوں کی قیمت بڑھ جاتی ہے اس لیے گویا آج کے دور میں یہ چیزیں انسان کی زیادہ ضرورت ہیں تو احتکار ان چیزوں میں بھی پایا جائے گا۔ ان کو بھی قیمت بڑھانے کی نیت سے جمع کرنا بھی احتکار کے حکم میں ہو گا۔

اس لیے آج کے دور میں احتکار کے متعلق امام ابو یوسفؒ اور مالکیہؒ کی رائے زیادہ شریعت کے روح سے قریب لگتی ہے۔

احتکار کی شرائط:

[16] منصور بن یونس ، کتاب کشاف القناع عن متن الإقناع ،(بیروت،دارالفکر ، ج3،ص167

احتکار کس کو کہا جاتا ہے، آیا انسان اپنی ضرورت کے لئے کوئی چیز رکھے اس کو بھی احتکار کہا جائے گا یا اس کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ فقہاء نے احتکار کے لیے کچھ شرائط رکھے ہیں۔ جب یہ شرائط پائی جائیں گی تو احتکار ممنوع اس کو کہا جائے گا۔

پہلی شرط:

أن يكون الشيء المحتكر فاضلاً عن حاجته وحاجة من يعولهم سنة كاملة، فإن كان سيحتاج إليه خلال سنة وخزنه لحاجته إليه فلا يعد ذلك احتكاراً.[17]

وہ چیز جو احتکار کی جا رہی ہو وہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کی ایک سال کی ضروریات سے زیادہ ہو۔ اگر کوئی شخص ایک سال کے اندر اپنی ضرورت کے لیے کچھ چیزیں خرید کر رکھتا ہے تو اسے احتکار نہیں کہا جائے گا۔

اس شرط کا مطلب یہ ہے کہ احتکار کرنے والا شخص اپنی ضروریات کے لیے کچھ چیزیں خرید کر رکھ سکتا ہے، لیکن اگر وہ اپنی ضروریات سے زیادہ چیزیں خرید کر رکھتا ہے تو یہ لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور اس لیے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

دوسری شرط:

أن ينتظر بالسلعة وقت ارتفاع ثمنها.[18]

احتکار کرنے والا شخص اس چیز کو اس وقت بیچنے کا انتظار کرے جب اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ احتکار کرنے والا شخص اس چیز کو اس وقت بیچنے کا انتظار کرے جب اس کی قیمت زیادہ ہو جائے تاکہ اسے زیادہ منافع ہو سکے۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی چیز کو اس وقت بیچنے کا انتظار نہیں کرتا ہے جب اس کی قیمت زیادہ ہو جائے۔ بلکہ اس کا مقصد کاروبار ہو تو اس کو احتکار نہیں کہا جائے گا۔

تیسری شرط:

أن يكون الناس محتاجين إلى المادة المحتكرة ونحوها.[19] لوگوں کو اس چیز کی ضرورت ہو۔ اگر کوئی چیز ایسی ہے جو ضروریات کی چیز نہیں ہے تو اسے ذخیرہ کرنا جائز ہو گا اور اسے احتکار نہیں کہا جائے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں کو اس چیز کی ضرورت نہ ہو تو احتکار کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اس لیے اگر کوئی چیز ایسی ہے جو ضروریات کی چیز نہیں ہے تو اسے ذخیرہ کرنا جائز ہو گا اور اسے احتکار نہیں کہا جائے گا۔

---

[17] سيد سابق ،فقه السنة،كتاب البيوع متى يحرم الاحتكار،(بيروت،دار الكتاب العربي)، ج3،ص108

[18] سيد سابق، فقه السنة ،كتاب البيوع متى يحرم الاحتكار ،ج3،ص108

[19] ، سيد سابق (ت ١٤٢٠هـ) ، فقه السنة كتاب البيوع متى يحرم الاحتكار ،ج3،ص108

خلاصہ: یہ ہوا کہ کے لیے ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر یہ شرائط کسی چیز میں نہ پائی جائے تو اس کا احتکار نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی یہ شرعاً ممنوع ہو گی۔

احتکار کی حرمت قرآن کریم سے:

احتکار میں معاشرے کے عام افراد پر ظلم ہوتا ہے اور لوگوں کی مجبوریوں سے ناجائزہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس لیے یہ ناجائز ہے، قرآن کریم میں ظلم اور عدوان سے اللہ رب العزت نے منع کیا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِى جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ [20] وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور مومنین کو اللہ کی راہ اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں، جس کو ہم نے مقامی لوگوں اور دوسروں کے لئے یکساں قرار دیا ہے۔ (دردناک عذاب کے مستحق ہیں) اور وہ جو اس زمین پر حق سے روگرداں ہو جائے اور ظلم کرے، اسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

اس آیت کی تحت تفسیر ابن کثیر نے ابن حبیب ابن أبو ثابت کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ فآیه دالة على وصف المحتكر باالحاد والظلم وتوعده بالعذاب أليم [21] ابن حبیب نے ابن ابو ثابت کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت حرص و احتکار کی مذمت کرتی ہے اور احتکار کرنے والے کو الحاد و ظلم کا مرتکب قرار دیتی ہے اور اسے عذاب الیم کی وعید دیتی ہے۔

وضاحت

اس آیت میں اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ:

اور جو لوگ اللہ کے عطا کردہ رزق میں (لوگوں کا حق) روکتے ہیں، ہم انہیں عذاب الیم میں مبتلا کریں گے۔

ابن حبیب اور ابن ابو ثابت رحمہم اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت حرص و احتکار کی مذمت کرتی ہے۔ احتکار کرنے والا اللہ کے عطا کردہ رزق میں لوگوں کا حق روکتا ہے، اور اس طرح وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا، بلکہ ظلم و الحاد کا مرتکب ہوتا ہے۔

آیت میں احتکار کرنے والے کو عذاب الیم کی وعید دی گئی ہے۔ عذاب الیم سے مراد وہ عذاب ہے جو شدید اور دردناک ہو۔ احتکار کرنے والے کو اس عذاب کی وعید اس لیے دی گئی ہے تاکہ وہ اپنے اس گناہ سے باز آئے اور لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔

---

[20] القرآن، 25:22

[21] حافظ عماد الدين ابن كثير دمشقى ,تفسير ابن كثير، 1418ھ، 1997م ، دار طيبه للنشر والتوزيع، ج5، ص، 412

دوسری آیت:

سورۃ الحشر میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ کی لا يكون دولة بين الأغنياء منكم [22]۔ فقراء ومساکین، قرابت داروں اور یتیموں وغیرہ پر اللہ نے جو خرچ کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے اس لیے ہے)تاکہ ایسا نہ ہو کہ مال ودولت صرف دولت مندوں میں ہی محدود ہو کر رہ جائے۔احتکار کی حرمت کی حکمت یہی ہے تاکہ یہ دولت کسی ایک کے ہاتھ میں نہ رہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

وقال ابن مسعود : أيما رجل جلب شيئا إلى مدينة من مدائن المسلمين صابرا محتسبا ، فباعه بسعر يومه كان له عند الله منزلة الشهداء. وقرأ {وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ ،[23] جو شخص مسلمانوں کے کسی شہر میں کوئی چیز لاتا ہے، صبر اور نیت کے ساتھ، اور اسے اپنی قیمت پر بیچتا ہے، تو اسے اللہ کے نزدیک شہداء کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان قرآنی آیات میں ذخیرہ اندوزی اور کنجوسی سے کی ممانعت آئی ہے سونا چاندی جمع کرنا اور دولت کو چند مالدار لوگوں کے ہاتھ میں قید کیے رکھنے کی ممانعت کا ذکر ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو ضرر پہنچانا چاہے وہ اشیاء ضرورت کو جمع کر کے مہنگا کر کے پہنچے یا کسی ظلم وعدوان کر کے ضرر پہنچائے یہ جائزہ نہیں ہے۔

احتکار کی حرمت پر احادیث سے:

اللہ کے رسول ﷺ نے ذخیرہ اندوزی اور کثرت نفع خوری سے منع فرمایا ہے۔

اس کے متعلق بہت سے احادیث مبارکہ ہیں جو احتکار اور نفع خوری سے منع کرتی ہیں۔

عن سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ »[1] وفي رواية له عنه أيضا « مَنْ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ[24]

سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف گناہگار ہی احتکار کرتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے: جو شخص احتکار کرتا ہے وہ گناہگار ہے۔

---

[22] القرآن،7:59

[23] أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي،الجامع لأحكام القرآن ،المكتبه، دار عالم الكتب،الرياض، المملكة العربية السعودية ، الباب سورة المزمل ،ج19،ص56

[24] ابو الحسين مسلم بن حجاج بن مسلم نيشاپورى ، الصحيح المسلم ، كتاب المساقات ، باب البيوع المكتبه دارالخلافه العلميه،ح 1605

اور لفظ "گناہگار" کوئی آسان لفظ نہیں ہے، یہ وہ لفظ ہے جس سے قرآن نے ظالم فرعون کے لیے استعمال کیا ہے۔ ہامان اور ان کی فوجوں کا کہنا ہے:
اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ[25] "بے شک فرعون، ہامان اور ان کی فوجیں گنہگار تھیں۔

تشریح:

یہ حدیث احتکار کی مذمت کرتی ہے۔ احتکار سے مراد کسی چیز کو اس لیے ذخیرہ کرنا کہ اس کی قیمت بڑھ جائے اور پھر اسے مہنگے داموں فروخت کیا جا سکے۔ احتکار ایک ظلم ہے، کیونکہ اس سے لوگوں کو ضروریات زندگی حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتکار کرنے والے کو گناہگار قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتکار ایک گناہ ہے، اور احتکار کرنے والے کو اس گناہ سے توبہ کرنی چاہیے۔

اسلام میں احتکار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ احتکار کرنے والے کو اس گناہ سے توبہ کرنی چاہیے۔

عن عمربن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ من احتكر على المسلمين طعامهم ضربه الله باالجزام والافلاس ۔[26] سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص مسلمانوں کی خوراک کو احتکار کرے گا، اللہ اسے جزام اور افلاس سے نقصان پہنچائے گا۔

تشریح: یہ حدیث بھی احتکار کی مذمت کرتی ہے۔ جزام سے مراد ایک ایسا مرض ہے جس میں جسم کی طاقتیں کم ہو جاتی ہیں اور آدمی کمزور ہو جاتا ہے۔ افلاس سے مراد مالی خسارہ ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتکار کرنے والے کو جزام اور افلاس کی وعید سنائی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتکار ایک سنگین گناہ ہے، اور اس سے احتکار کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں دونوں میں نقصان پہنچے گا۔

احتکار سے لوگوں کو ضروریات زندگی حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ احتکار کرنے والا لوگوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان سے زیادہ قیمت وصول کرتا ہے۔ یہ ظلم اور ناانصافی ہے۔

ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت:

عن عمر بن الخطاب ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" الجالب مرزوق والمحتكر ملعون ،[27] سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مارکیٹ میں چیزیں لانے والا رزق والا ہوتا ہے، اور احتکار کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔

[25] القرآن۔8:28

[26] ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه الربعي القزويني سنن ابن ماجه ، كتاب التجارات، باب الحكرة ، مكتبه دار إحياء الكتب العربية ، والجلب،ح2155۔

[27] ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني، سنن ابن ماجه،باب الحكرة والجلب ،مكتبه دار إحياء الكتب العربية،ح2153

تشریح:

یہ حدیث بھی احتکار کی مذمت کرتی ہے۔مارکیٹ میں چیزیں لانے والا وہ شخص ہے جو ضروریات زندگی کو لوگوں تک پہنچانے میں مدد کرتا ہے۔ یہ ایک نیک کام ہے،اور اس کے لیے اسے اللہ تعالیٰ رزق عطا کرتا ہے۔

احتکار کرنے والا وہ شخص ہے جو ضروریات زندگی کو ذخیرہ کر کے لوگوں کے لیے مشکل بنا دیتا ہے۔ یہ ایک ظلم ہے،اور اس کے لیے اسے اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارکیٹ میں چیزیں لانے والے کو رزق والا قرار دیا ہے،اور احتکار کرنے والے کو ملعون قرار دیا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احتکار ایک گناہ ہے،اور اس سے احتکار کرنے والے کو دنیا اور آخرت میں دونوں میں نقصان پہنچے گا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مارکیٹ میں ضروریات زندگی کو پہنچانے میں مدد کرنا ایک نیک کام ہے۔اس کام کے لیے لوگوں کو حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

ان سب احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

- احتکار ایک گناہ ہے،اور احتکار کرنے والا گناہگار ہے۔
- احتکار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب الیم میں مبتلا کرے گا۔
- احتکار کرنے والے کو جزام اور افلاس کی وعید دی گئی ہے۔
- احتکار کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔
- مارکیٹ میں چیزیں لانے والا رزق والا ہوتا ہے۔
- اسلام میں احتکار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ احتکار کرنے والے کو اس گناہ سے توبہ کرنی چاہیے،اور اسے اپنے ذخیرے کو فوری طور پر فروخت کر دینا چاہیے۔
- احتکار ایک سنگین گناہ ہے، کیونکہ یہ لوگوں کو ضروریات زندگی حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔
- احتکار کرنے والا لوگوں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر ان سے زیادہ قیمت وصول کرتا ہے۔
- یہ ظلم اور ناانصافی ہے۔اسلام میں لوگوں کے حقوق کی حفاظت کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔
- احتکار ایک ایسا عمل ہے جو لوگوں کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔اس لیے اسلام میں احتکار کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

• ذخیرہ اندوزی کی مختلف صورتیں

ذخیرہ اندوزی کی مختلف صورتیں ہیں،آج کے جدید دور میں تو ذخیرہ اندوزی کی نت نئی صورتیں اور طریقے استعمال کی جا رہی ہیں،اور یہ ذخیرہ اندوزی صرف کھانے پینے کی اشیاء میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ تمام چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کی جا رہی ہے۔ پیٹرول اور ڈیزل میں بھی کی جاتی

ہے اور گیس اور سیلینڈر میں بھی کی جارہی ہے۔اسی طرح آج کل ادویات اور میڈیسن میں بھی قیمتیں بڑھانے کے لیے دوائیوں کو سٹاک کیا جاتا ہے اور پھر قیمت بڑھا کر اسے فروخت کیا جاتا ہے۔اسی طرح پراپرٹی میں بھی آج کل مختلف شکلوں میں احتکار سے ملتی جلتی صورتیں پائی جاتی ہیں مثلا مختلف سوسائٹیوں کی فائلیں ایک ساتھ اٹھائی جاتی ہیں اور پھر اس کی قیمت بڑھا کر فروخت کی جاتی ہیں۔الغرض آج کے دور میں لوگوں سے پیسے کمانے کے لیے بڑے ظالمانہ طریقے استعمال کے جاتے ہیں۔اس فصل میں ان تمام صورتوں الگ الگ عنوان کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

غذائی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی:

غذائی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی اس نیت سے کی جاتی ہے کہ یہ چیز مارکیٹ میں کم ہو جائے تاکہ اس کی قیمت بڑھا کر منافع کمایا جائے،اس سے عام طور پر قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے،جو غربت زدہ اور کم آمدنی والے لوگوں کے لیے خاص طور پر مشکلات کا سبب بنتا ہے۔

عدم توازن۔ذخیرہ اندوز اکثر اشیاء کو اس وقت ذخیرہ کرتے ہیں جب وہ زیادہ آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں،اور پھر انہیں جب قلت ہوتی ہے تب فروخت کرتے ہیں۔اس سے مارکیٹ میں عدم توازن پیدا ہوتا ہے،جس سے قیمتوں میں اور زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

اس کی معاصر مثال

مثال(1): 2022 میں،پاکستان میں چینی کی قیمتوں میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔اس کی ایک وجہ ذخیرہ اندوزی تھی۔ذخیرہ اندوزوں نے چینی کو اس وقت ذخیرہ کرنا شروع کردیا جب اس کی درآمد پر پابندی لگائی گئی تھی،اور پھر انہیں جب قلت تھی تب فروخت کرنا شروع کردیا۔اس سے چینی کی قیمتوں میں 200%تک کا اضافہ ہوا۔[28]

مثال (2) 2023میں،پاکستان میں ٹماٹر کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔اس کی وجہ ذخیرہ اندوزی تھی۔[29]

[28] https://lahorenews.tv/index.php/news/67586 /**09 Jun 2023**
[29] https://www.qaumiawaz.com/national/tomatoes-will-be-available-at-rs-40-per-kg-from-today-the-prices-have-reduced-in-many-cities-including-delhi قومی آواز بیورو ، Published: 20 Aug 2023, 12:40

مثال 3: 2021 میں، پاکستان میں آٹے کی قیمتوں میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ ذخیرہ اندوزی تھی، اور پھر انہیں جب قلت تھی تب فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس سے آٹے کی قیمتوں میں 150% تک کا اضافہ ہوا۔[30]

یہ صرف چند مثالیں ہیں کہ کس طرح غذائی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی پاکستان ہوتی ہیں اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں ذخیرہ کرنے کی وجہ سے قیمت میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔

شرعی حکم :

غذائی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی اور احتکار جائز نہیں ہے اس سے متعلق تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ غذائی اشیاء میں زخیرہ اندوزی ناجائز ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ اس کی تفصیل اوپر پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

پیٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی:

آج کل پیٹرول، ڈیزل اور بجلی انسانی زندگی کے لیے جزلاینفک ہے، اس کے بغیر انسانی زندگی اور معمولات عدم توازن اور مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے۔ آج کل پوری دینا میں جس ملک کے پاس یہ تین چیزیں ہیں وہ دنیا میں ہر چیز کے لیے خود مختار ہے۔ ان تین چیزوں کی وجہ سے عام ضروریات زندگی کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں فرق پرھتا ہے، جب پیٹرول یا ڈیزل کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے تو اس سے چلنے والی تمام فیکٹریوں کی

---

30 https://www.24urdu.com/26-Apr-2021/24336 **Apr 26, 2021 | 22:45:PM** , Title, پنجاب نے آٹے کی قیمت میں سب کو پیچھے چھوڑ دیا

مصنوعات میں اضافہ ہوتا ہے، حالیہ دنوں میں پاکستان میں مہنگائی کی لہر میں اضافہ ہوا ہے اس کی ایک بنیادی وجہ بھی یہ ہے کہ پیٹرول، ڈیزل اور گیس کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے۔

اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ ان کی قیمت میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ پیٹرول اور ڈیزل کی ذخیرہ اندوزی ہوتی ہے۔ جیسا کہ 2022 میں، پاکستان میں پٹرول کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ پٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی تھی۔ ذخیرہ اندوزوں نے پٹرول کو اس وقت ذخیرہ کرنا شروع کر دیا جب عالمی مارکیٹ میں قیمتیں بڑھ رہی تھیں، اور پھر انہیں جب پاکستان میں قیمتیں بڑھ گئیں تب فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس سے پٹرول کی قیمتوں میں 200% تک کا اضافہ ہوا جیسا کہ اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے۔۔[31]

2021 میں، پاکستان میں ڈیزل کی قیمتوں میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ پٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی تھی۔۔ اس سے ڈیزل کی قیمتوں میں 150% تک کا اضافہ ہوا۔[32]

یہ صرف چند مثالیں ہیں کہ کس طرح پٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔

حکومت کے اقدامات

پٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے حکومتی اقدامات:

1. پاکستان حکومت پٹرولیم کے ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے کچھ اقدامات کر رہی ہے۔ ان اقدامات میں شامل ہیں:

---

31 https://www.aaj.tv/news/30310832-ویب ڈیسک November 30, 2020, 9:23 PM

32 https://www.express.pk/story/2213566/1 2021 ویب ڈیسک اتوار 15 اگست

2. ذخیرہ کرنے کی اجازت کی حد کو کم کرنا۔ حکومت نے ذخیرہ کرنے کی اجازت کی حد کو کم کر دیا ہے، جس سے ذخیرہ اندوزوں کو بڑی مقدار میں پٹرولیم مصنوعات ذخیرہ کرنے سے روکا جا سکے۔

3. ذخیرہ اندوزی کی سزا کو سخت کرنا۔ حکومت نے ذخیرہ اندوزی کی سزا کو سخت کر دیا ہے، جس سے ذخیرہ اندوزوں کو ذخیرہ اندوزی سے روکا جا سکے۔

4. ذخیرہ اندوزی کی نگرانی میں اضافہ کرنا۔ حکومت نے ذخیرہ اندوزی کی نگرانی میں اضافہ کیا ہے، جس سے ذخیرہ اندوزی کے واقعات کی نشاندہی اور ان پر کارروائی کرنے میں آسانی ہو سکے۔

ان اقدامات سے ذخیرہ اندوزی کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے، لیکن اس کے لیے حکومت کو مسلسل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

مالی اثاثے کی ذخیرہ اندوزی

مالی اثاثے کی ذخیرہ اندوزی کا مطلب ہے کہ سونا، چاندی اور ڈالر کو ذخیرہ کرنا تاکہ اس کی قیمت میں اضافہ ہو جائے مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی کے کئی عوامل ہو سکتے ہیں، جن میں شامل ہیں۔

موجودہ اقتصادی حالات۔

اگر موجودہ اقتصادی حالات غیر یقینی ہیں، تو ذخیرہ اندوز مالی اثاثوں کو ذخیرہ کر سکتے ہیں تاکہ اپنے سرمائے کی حفاظت کر سکیں۔

قیمتوں میں اضافے کی توقعات۔ اگر ذخیرہ اندوزوں کو توقع ہے کہ مالی اثاثوں کی قیمتیں بڑھیں گی، تو وہ ان کو ذخیرہ کر سکتے ہیں تاکہ قیمتوں میں اضافے سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مارکیٹ میں عدم توازن۔ اگر مارکیٹ میں عدم توازن ہے، تو ذخیرہ اندوز اس عدم توازن سے فائدہ اٹھانے کے لیے مالی اثاثوں کو ذخیرہ کر سکتے ہیں۔

مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے حکومتیں مختلف اقدامات کر سکتی ہیں، جن میں شامل ہیں:

قیمتوں پر کنٹرول۔ حکومتیں قیمتوں پر کنٹرول لگا کر ذخیرہ اندوزوں کو مالی اثاثوں کو مہنگے میں فروخت کرنے سے روک سکتی ہیں۔

ذخیرہ کرنے کی اجازت۔ حکومتیں ذخیرہ کرنے کی اجازت کو محدود کر کے ذخیرہ اندوزوں کو بڑی مقدار میں مالی اثاثے ذخیرہ کرنے سے روک سکتی ہیں۔

سزا حکومتیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت سزا لگا کر انہیں ذخیرہ اندوزی سے روک سکتی ہیں۔

پاکستان میں مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ گزشتہ برسوں میں، ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے مالی اثاثوں کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے کچھ اقدامات کر رہی ہے، لیکن اب بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی کی معاصر مثالیں :

2022 میں، پاکستان میں سونے کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔ ذخیرہ اندوزوں نے سونے کو اس وقت ذخیرہ کرنا شروع کر دیا جب عالمی مارکیٹ میں قیمتیں بڑھ رہی تھیں، اور پھر انہیں جب پاکستان میں قیمتیں بڑھ گئیں تب فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اس سے سونے کی قیمتوں میں 200% تک کا اضافہ ہوا۔[33]

2021 میں، پاکستان میں کرنسی کی قدر میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔۔ ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے کرنسی کی قدر میں 150% تک کا اضافہ ہوا۔[34]

2020 میں، پاکستان میں شیئر مارکیٹ میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔۔[35]

[33] https://lahorenews.tv/index.php/news/67527 /**08 Jun 2023** (لاہور نیوز)،
[34]https://www.express.pk/story/2555734/6?__cf_chl_tk=k4uY5ppnzcF3faBjg2tDy605ZCv1R0EUkOfzw_wTcxQ-1705338510-0-gaNycGzNEKU پیر 23 اکتوبر 2023
[35] https://www.qaumiawaz.com/business/for-the-second-consecutive-friday-the-stock-market-was-depressed-sensex-fell-by-more-than-1000-points،، **قومی آوازبیورو** Published: 23 Sep 2022, 6:40 PM

یہ چند مثالیں ہیں۔ کہ کس طرح مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی پاکستان میں مالی اثاثوں کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ حکومت ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے کچھ اقدامات کر رہی ہے، لیکن اب بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے حکومتی اقدامات:

پاکستان حکومت مالی اثاثوں کی ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے لیے کچھ اقدامات کر رہی ہے۔ان اقدامات میں شامل ہیں:

قیمتوں پر کنٹرول۔ حکومتیں قیمتوں پر کنٹرول لگا کر ذخیرہ اندوزوں کو مالی اثاثوں کو مہنگے میں فروخت کرنے سے روک سکتی ہیں۔

ذخیرہ کرنے کی اجازت۔ حکومتیں ذخیرہ کرنے کی اجازت کو محدود کر کے ذخیرہ اندوزوں کو بڑی مقدار میں مالی اثاثے ذخیرہ کرنے سے روک سکتی ہیں۔

سزا حکومتیں ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت سزا لگا کر انہیں ذخیرہ اندوزی سے روک سکتی ہیں۔

ان اقدامات سے ذخیرہ اندوزی کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے، لیکن اس کے لیے حکومت کو مسلسل کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

طبّی دوائیوں کی ذخیرہ اندوزی:

طبّی دوائیں کی ذخیرہ اندوزی کا مطلب ہے کہ طبّی دوائیں کو ان کی طلب کے مطابق ذخیرہ کرنا، جس کا مقصد قیمتوں میں اضافے سے فائدہ اٹھانا یا مارکیٹ میں عدم توازن پیدا کرنا ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں، طبّی دوائیں کی ذخیرہ اندوزی ایک بڑا مسئلہ ہے، گزشتہ برسوں میں، ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے طبّی دواؤں کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں مختلف اوقات میں جب کوئی وباعام ہوتی ہے تو اس کی دوائی مارکیٹ سے اٹھائی جاتی ہے اور پھر اس کو یا تو پس پردہ مہنگی کر کے فروخت کی جاتی ہے یا اس کو رکھا جاتا ہے جب وباعام ہو تو اس وقت مارکیٹ میں اس کو لایا جاتا ہے تاکہ وہ زیادہ فائدہ اور منافع اس سے کما سکیں۔

اس کی واضح مثال چند سال پہلے جب کرونا کی وباعام ہوئی تو اس وقت پیناڈول نامی دوائی اور ماسک مارکیٹ سے غائب کر دی گئیں اور پھر پس پردہ اس کو مہنگے داموں فروخت کی جانے لگی۔ اسی طرح 2022 میں، پاکستان میں ادویات کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ طبّی دوائیں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس ذخیرہ اندوزی سے ادویات کی قیمتوں میں 200% تک کا اضافہ ہوا۔[36]

2021 میں، پاکستان میں پاکستان میں ٹی بی کی ادویات کی قیمتوں میں 150% تک کا اضافہ ہوا۔

2020 میں، پاکستان میں کینسر کی ادویات کی قیمتوں میں بھی بے تحاشا اضافہ ہوا۔

[36] https://www.urdunews.com پاکستان میں 'ادویات کی قیمتوں میں اتنا اضافہ پہلے کبھی نہیں دیکھا' جمعہ 5 اپریل 2019 3:00، وسیم عباسی

2023 میں، پاکستان میں کرونا وائرس کی ویکسین کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ طبّی دوائیں کی ذخیرہ اندوزی تھی۔

ان مثالوں سے پتہ چلتا ہے کہ طبّی دوائیں کی ذخیرہ اندوزی پاکستان میں ایک بڑا مسئلہ ہے۔ حکومت کو اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث :

- احتکار (ذخیرہ اندوزی) سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کو جمع کرنے سے عام لوگوں کو نقصان ہوتا ہو اس میں کھانے پینے کی اشیاء کپڑی روزمرہ کی استعمال کی اشیاء تمام چیزیں شامل ہیں۔
- امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور محمدؒ کی رائے یہ ہے۔ کہ احتکار صرف کھانے پینے کی چیزوں میں ہوتا ہے۔ دیگر اشیاء میں احتکار نہیں ہوتا۔ جبکہ امام ابو یوسفؒ اور مالکیہ کے نزدیک احتکار عام عام ہے یہ ضروریات زندگی کے تمام چیزوں میں ممکن ہے اور حرام ہے۔
- احتکار کے لیے شرائط ہیں۔ مثلاً کسی چیز کو اس نیت سے جمع کرنا تاکہ اس کی قیمت بڑھ جائے۔ تو مہنگی داموں پر فروخت کروں۔ اسی طرح وہ چیز محتکر کی ضرورت سے زائد ہو اور اس چیز سے عام فرد کو نقصان پہنچتا ہو تب یہ احتکار ہو گا۔
- احتکار کی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے۔
- احتکار کی جدید صورتوں میں غذائی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی دوائیوں کی ذخیرہ اندوزی مالی کرنسی کی ذخیرہ اندوزی پیٹرول ڈیزل کی ذخیرہ اندوزی وغیرہ شامل ہے۔